صلوا کمارایتمونی اصلی او کماقال صلی الله علیه وسلم (الحدیث)

تم جیسا مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو، ایسی نماز پڑھو۔

اس کو پڑھ کر

اپنی تراویح درست کیجئے

از

حضرت مفتی محمد آدم صاحب بھیاونی مدظلہ العالی

شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ نذیریہ کاکوسی

ناشر

મદ્રસએ આમિનહ સંચાલિત

મકાતિબ વિભાગ કાવી

સ્થાપના : શવ્વાલ ૧૪૩૪ હિજરી 2013

મુ.પો. કાવી-૩૯૨૧૭૦ તા.જંબુસર જી.ભરૂચ ગુજરાત ઇન્ડિયા.

عنوان

☆ اس کتابچہ کی ضرورت ۳

☆ ذمہ دار علماء کرام سے درخواست ۴

☆ تراویح میں کوتاہیاں ۵

☆ تراویح کو تیزی کے ساتھ پڑھنے میں ۱۸۰ گناہ ۷

☆ تراویح کو تیزی کے ساتھ پڑھنے میں
ایک سو ساٹھ (۱۶۰) مکروہات کا ارتکاب ۸

☆ تراویح کو تیزی کے ساتھ پڑھنے میں اسی (۸۰) سنتوں کو چھوڑنا ۹

☆ سنت کو چھوڑنا شفاعت سے محرومی کا باعث ہے ۱۲

☆ تراویح کی بڑی فضیلت ۱۲

☆ تراویح میں ایک قرآن ختم کرنا سنت ہے ۱۳

☆ امام تراویح کا انتخاب ۱۳

☆ تراویح میں قرآن پاک سنانے کی اجرت یا ہدیہ مروجہ لینا
اور دینا دونوں حرام ہے ۱۴

☆ فرائض و تراویح میں فاسق کی امامت کا حکم ۱۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتابچہ کی ضرورت

چونکہ ہمارے زمانہ میں عام طور پر تراویح کو تیزی کے ساتھ پڑھنے کا مزاج بنتا جا رہا ہے، جس میں نماز خراب ہوتی ہے، نیز بعض جگہوں میں تراویح پڑھانے والے کو ہدیہ کے طور پر کچھ دینے کا رواج بھی ہے، جو شرعاً جائز نہیں ہے، اس لئے ان دونوں باتوں کی اصلاح کے خاطر اس رسالہ کو مرتب کیا گیا ہے، اور ان مضامین کو معتبر فتاوی سے نقل کیا گیا ہے۔

ذمہ دار علماء کرام
سے
درخواست

لہذا ہر مقام کے ذمہ دار حضرات علماء کرام
سے درخواست ہے کہ وہ اولاً خود اس رسالہ کا بغور
مطالعہ فرماویں، پھر رمضان المبارک سے ایک ہفتہ
پہلے کسی نماز کے بعد اس رسالہ کو تھوڑا تھوڑا کر کے
لوگوں کو سمجھاتے ہوئے سنا دیں، اور اچھی طرح
ذہن نشین کرا دیں تا کہ ان دونوں باتوں کی اصلاح
ہو جاوے۔ واللہ الموفق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تراویح میں کوتاہیاں

عام طور پر لوگ ایسے امام کے پیچھے [illegible] پڑھنا [illegible] قرآن پاک بہت تیزی کے ساتھ پڑھتا ہو اگر [illegible] کے حروف کٹ جاتے ہیں (جو کھلی ہوئی غلطی [illegible]) بعض [illegible] بھی لحن جلی (کھلی غلطی) [illegible] پاک غلط پڑھنا بالاتفاق حرام ہے، نیز حدیث شریف [illegible] قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ خود قرآن ان پر لعنت کرتا ہے (خلاصۃ البیان، ص:٦)

اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ورتّل القرآن ترتیلا" (سورۂ مزمل پارہ:۲۹) ترجمہ: قرآن خوب صاف صاف پڑھا کرو (سورۂ مزمل)۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالی اس طرح قرآن پڑھنا پسند فرماتے ہیں، جیسا وہ اتارا گیا ہے۔ (خلاصۃ البیان، ص:۵)

اور ظاہر ہے کہ غلط قرآن نہیں اتارا گیا، علماء نے لکھا ہے کہ قرآن جتنا تجوید کے خلاف، غلط پڑھا جائیگا، اتنی ہی نماز ناقص (ادھوری) ہوگی، بلکہ بعض بڑی غلطیوں سے تو نماز فاسد ہی ہو جاتی ہے، اور اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے، اللہ تعالی کا کلام صحیح پڑھنا بے حد ضروری ہے، رمضان المبارک جیسے مقدس اور مبارک مہینے میں بھی اگر تراویح میں ختم قرآن صحیح طریقہ کے ساتھ اور پوری دلچسپی اور شوق اور ذوق سے نہ کیا جاوے تو اس سے زیادہ محرومی اور کیا ہو سکتی ہے؟ اور اس سے بڑھ کر بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض لوگ ایسے امام پر اعتراض کرتے ہیں، جو پورے طور سے رکوع اور سجدے کرتا ہے، اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہے، اور اس سے بھاگتے ہیں، اور ایسا امام تلاش کرتے ہیں، جو تراویح کم سے کم وقت میں پوری کر دیتا ہو، اور جو قومہ وجلسہ اطمینان سے ادا نہ کرتا ہو، اور قرآن بھی غلط پڑھتا ہو۔

تراویح کو تیزی کے ساتھ پڑھنے میں ۱۸۰ گناہ

اور

۱۶۰ مکروہ اور ۸۰ سنتوں کو چھوڑنا پایا جاتا ہے

(مجالس الابرار،ص:۱۹۱)

ایک سو اسّی (۱۸۰) گناہ کی تفصیل یہ ہے کہ جس نے تراویح اس طور پر پڑھی کے قومہ چھوڑ دیا یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا نہ ہوا تو اس نے ہر رکعت میں دو واجب چھوڑے، ایک واجب تو رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا، (جس کو قومہ کہتے ہیں) اور دوسرا واجب ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار سیدھا کھڑا رہنا، (جس کو طمانیت کہتے ہیں) لہذا بیس رکعتوں میں چالیس واجب چھوڑے۔

اسی طرح تیز پڑھنے کی وجہ سے عام طور پر جلسہ بھی چھوڑ دیا جاتا ہے، یعنی دو سجدوں کے بیچ میں سیدھے بیٹھتے نہیں، اس میں بھی ہر رکعت میں دو واجب چھوٹتے ہیں، ایک واجب تو دو سجدوں کے بیچ میں سیدھا بیٹھنا (جس کو جلسہ کہتے ہیں) اور دوسرا واجب ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار سیدھا بیٹھا رہنا، (جس کو طمانیت کہتے ہیں) لہذا بیس رکعتوں میں یہ دوسرے چالیس واجب چھوڑے، کل

اسی (۸۰) واجبات چھوڑے، پھران واجبات کوسب کے سامنے چھوڑنا مستقل گناہ ہے، (جس کو اظہارے معصیت کہتے ہیں) لہذا سب ملا کر کل ایک سو ساٹھ گناہ ہوئے۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ قومہ اور جلسہ اوران دونوں کو اطمینان سے ادا کرنا (جس کی مقدار ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر ہے) ہمارے امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فرض ہے، ان چاروں چیزوں میں سے کسی ایک چیز کو چھوڑ دینے سے ان کے نزدیک نماز باطل ہو جاتی ہے، اور ایسا شخص گنہگار اور دوزخ کے عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک صحیح قول کے مطابق یہ چاروں چیزیں واجب ہیں، ان کو چھوڑنے سے نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہوتا ہے اور چوں کہ عام طور پر اس نماز کو لوٹاتے بھی نہیں، لہذا اس نماز کو نہ لوٹانے کا گناہ بھی ہوتا ہے، یہ بیس گناہ اور ہوئے کل ایک سو اسّی (۱۸۰) گناہ ہوئے۔

تراویح کو تیز پڑھنے سے ایک سو ساٹھ مکروہ

اس طرح پائے جاتے ہیں کہ جلد بازی کی وجہ سے جو شخص قومہ کو یا اس کے اطمینان کو چھوڑ دیگا تو سمع اللہ لمن حمدہ کا کچھ حصہ (سجدہ کی طرف) جھکتے ہوئے کہے گا (جو بے موقع ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے) اور پہلے

سجدہ میں جانے کی تکبیر کا کچھ حصہ سجدہ میں پہنچنے کے بعد ادا کریگا، اور یہ بھی بے موقع ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے، اس طرح ہر رکعت میں دو (۲) مکروہ ہوئے، اور بیس رکعتوں میں چالیس مکروہ ہوئے۔

اسی طرح جلد بازی کی وجہ سے جو شخص جلسہ یا اس کا اطمینان (ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر) چھوڑ دے گا تو پہلے سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کا کچھ حصہ دوسرے سجدے کی طرف جھکتے ہوئے کہے گا، (جو بے موقع ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے) اور دوسرے سجدے میں جانے کی تکبیر کا کچھ حصہ سجدہ میں پہنچنے کے بعد ادا کریگا (اور یہ بھی بے موقع ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے) تو اس طرح ہر رکعت میں دوسرے دو (۲) مکروہ اور ہوئے لہذا بیس رکعتوں میں چالیس مکروہ جلسہ میں بھی ہوئے، اور کل اسی (۸۰) مکروہ ہوئے، پھر ان مکروہات کو سب کے سامنے علانیہ طور پر کرنا مستقل گناہ ہے، جو ان اسی (۸۰) مکروہات میں ملا ہوا ہے، (جس کو اظہار معصیت کہتے ہیں) لہذا سب مل کر ایک سو ساٹھ مکروہات ہو گئے۔

اور تراویح کو تیز پڑھنے سے اسّی (۸۰) سنتوں کو چھوڑنا

اس طرح پایا جاتا ہے کہ جو شخص جلد بازی کی وجہ سے قومہ یا اس کا اطمینان (ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر) چھوڑ دے گا تو اس سے ہر رکعت

میں دو سنتیں چھوٹے گی، ایک سنت سمع اللہ لمن حمدہ کو سیدھے کھڑے ہونے تک پوری کر لینا (یعنی اس کا کچھ حصہ سجدہ کی طرف جھکتے ہوئے نہ ادا کرنا) اور دوسری سنت سجدہ کی تکبیر کو سجدہ میں پہنچنے کے ساتھ پوری کر دینا (یعنی سجدہ میں پہنچنے کے بعد تکبیر کا کوئی حصہ نہ ادا کرنا)

مطلب یہ ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کا سنت موقع یہ ہے کہ جب رکوع سے کھڑا ہونا شروع کرے اس کے ساتھ اس کو پڑھنا شروع کرے اور جب سیدھا کھڑا ہو جاوے تو اس کو پورا کر دے، اور جو شخص سیدھا کھڑا ہی نہ ہو تو اس کے پڑھنے کا سنت موقع بھی چھوٹ جائے گا، اسی طرح پہلے سجدہ کی تکبیر کہنے کا سنت موقع یہ ہے کہ اس کو قومہ سے جھکنے کے ساتھ شروع کرے، اور سجدے میں پہنچنے کے ساتھ بند کر دے، جلد بازی کی وجہ سے یہ تکبیر بھی اپنے سنت موقع میں ادا نہیں ہوتی، بلکہ بے موقع اس کا کچھ حصہ سجدہ میں ادا ہو جاتا ہے لہذا جب ہر رکعت میں دو سنتیں چھوڑی تو بیس رکعتوں میں چالیس سنتیں چھوٹیں۔

اسی طرح جلد بازی کی بنا پر جلسہ یا اس کا اطمینان چھوڑ دینے کی وجہ سے بھی پہلے سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کا سنت موقع چھوٹ جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سر اٹھانا شروع کرے اس کے ساتھ تکبیر شروع کرے اور جب سیدھا بیٹھ جاوے تب

اس کو پوری کردے اور جو سیدھا بیٹھتا ہی نہیں اس سے یقینا یہ سنت چھوٹ جاتی ہے، اسی طرح دوسرے سجدے میں جانے کی تکبیر کا سنت موقع بھی اس سے چھوٹ جاتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ جلسہ سے جب دوسرے سجدہ کے لئے جھکے اس وقت تکبیر شروع کرے، اور سجدہ میں پہنچنے کے ساتھ پوری کردے، اور جلد بازی کی وجہ سے اس تکبیر کا کچھ حصہ سجدہ میں پہنچنے کے بعد ادا ہوتا ہے، ہر جلسہ میں یہ دونوں سنتیں چھوڑتا ہے، جس سے بیس رکعتوں میں چالیس سنتیں اور چھوٹتی ہیں یہ اور قومہ کی سنتیں ملا کر کل اسی (۸۰) سنتیں چھوٹتی ہیں۔ (مجالس الابرار :۱۹۱، فتاوی رحیمیہ ۵، ص:۱۴۲)

غور فرمائیں کہ جو لوگ رمضان کی مبارک راتوں میں سے ہر رات میں فقط تراویح میں ایک سو اسی (۱۸۰) گناہ کرتے ہیں، اور ایک سو ساٹھ (۱۶۰) مکروہ کام کرتے ہیں، اور اسی (۸۰) سنتیں چھوڑتے ہیں، وہ اپنا کتنا بڑا نقصان کرتے ہیں کیا ان کو اپنے کریم آقا کے سامنے اطمینان کے ساتھ، ادب کے ساتھ کھڑا رہنا پسند نہیں؟ جبکہ اپنے دوستوں کے ساتھ دنیا کی باتوں میں اطمینان سے کھڑے رہتے ہیں اور وہ بھی بڑے ذوق اور شوق کے ساتھ جی لگا کر، مزے لے لے کر، حالانکہ اپنے روزی دینے والے، پیدا کرنے والے محسن آقا کی محبت کا تقاضا یہ تھا کہ پورے ادب اور اطمینان کے ساتھ ایمانی حلاوت میں سرشار ہو کر رمضان کی اس خصوصی نماز کو

ادا کرتے اور اس عظیم عبادت کو غنیمت کبریٰ اور قرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے۔

سنت کو چھوڑنا شفاعت سے محرومی کا باعث ہے

یاد رکھئے! ہر واجب کا چھوڑنا عذاب جہنم کا سبب ہے، اور ہر سنت کا چھوڑنا شفاعت سے محرومی کا باعث ہے، کیا کوئی سمجھدار اس بات کو پسند کر سکتا ہے کہ اپنے کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم کر دے، جن کی شفاعت کی اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق طلب گار ہوگی، اس تفصیل کو بار بار پڑھئے اور پھر اپنی تراویح پر نظر ڈالئے کہ ہماری تراویح میں یہ تمام خرابیاں ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو خدا کا شکر ادا کیجئے، اور اگر ہیں تو ان خرابیوں کی اصلاح کی کوشش کیجئے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب کے امام سنت کے مطابق نماز ادا کرنے والا ہو، اور مقتدی بھی ذوق وشوق سے اطمینان کے ساتھ اس عظیم عبادت کو عبادت سمجھ کر ادا کریں عادت کے طور اور رسمی طور پر نہ ادا کریں۔ کچھ وقت زیادہ لگ جاوے تو بوجھ محسوس نہ کریں، اس لیے کہ یہ وقت عبادت میں صرف ہو رہا ہے۔

تراویح کی بڑی فضیلت

اور حدیث میں تراویح کی بڑی فضیلت آئی ہے اس کو سوچنے سے بوجھ ختم ہو جاتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ:

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی ایماندار بندہ رمضان کی راتوں میں سے کسی رات میں نماز (مراد تراویح ہے) پڑھے تو اللہ تعالی ہر سجدہ کے عوض ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے، اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر سرخ یاقوت سے بناتا ہے، جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے، ان میں سے ہر دروازے کے متعلق ایک محل سونے کا ہوگا، جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا۔ رواہ البیھقی۔ (حیات المسلمین، ص:۱۰۹)

غور کیجئے بیس رکعات میں چالیس سجدے ہوتے ہیں، لہذا ساٹھ ہزار نیکیاں ہوئیں اور ساٹھ ہزار دروازوں والا سرخ یاقوت کا گھر اور ساٹھ ہزار سونے کے محل سرخ یاقوت سے آراستہ تراویح پڑھنے پر ملیں گے۔

تراویح میں ایک بار قرآن پاک ختم کرنا سنت ہے

لہذا کم از کم ایک ختم پوری صحت اور اطمینان کے ساتھ ہونے کا ضرور اہتمام کیا جاوے ہم جیسا عمل کریں گے، ہمارے بعد آنے والی ہماری نسل بھی اس کا ویسا ہی اہتمام کرے گی اگر ہم نے برائے نام زبردستی تراویح پڑھی تو بعد میں آنے والے بھی ویسا ہی کریں گے، اس کی ذمہ داری ہم پر ہوگی اور گناہ میں ہمارا بھی حصہ ہوگا۔

امام تراویح کا انتخاب

لہٰذا امام تراویح کا انتخاب بہت سوچ کر کیا جاوے، جس میں یہ صفات ہوں (۱) قرآن صحیح اور اطمینان سے پڑھتا ہو، (۲) نماز سنت کے مطابق اطمینان سے پڑھاتا ہو، (۳) قرآن سنانے کی اجرت نہ لیتا ہو (۴) بالغ ہو۔

تراویح میں قرآن سنانے کی اجرت یا ہدیہ لینا

اور

دینا دونوں حرام ہے

(فتاویٰ رشیدیہ، ص: ۳۲۴)

جہاں حافظ صاحب کو ختم پر دینے کا رواج ہو، اگرچہ زبان سے اجرت طے نہ کی گئی ہو، پھر بھی وہ اجرت ہی شمار کی جائے گی، اس کو لینا بھی حرام ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ، ص: ۳۲۵)

حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ ایک فتویٰ میں لکھتے ہیں خدمت کے نام سے نقد یا کپڑے وغیرہ دینا بھی (قرآن سنانے کا) معاوضہ ہی ہے اور اجرت طے کرنے کی بنسبت زیادہ قبیح ہے، اس لیے کہ اس میں دو گناہ ہیں، ایک

قرآن سنانے پر اجرت لینے کا گناہ، اور دوسرے جہالت اجرت کا گناہ۔۔۔۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حافظ صاحب بھی **للّٰہ** سناتے ہیں اور ہم بھی **للّٰہ** ان کی خدمت کرتے ہیں، معاوضہ مقصود نہیں، ایسے حیلہ بازوں کی نیت معلوم کرنے کے لیے حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ امتحان رکھا ہے کہ اگر حافظ صاحب کو کچھ بھی نہ ملے تو وہ آئندہ بھی اس مسجد میں خدمت کے لیے تیار ہوتے ہیں یا نہیں؟ اور اہل مسجد کا امتحان یہ ہے کہ اگر یہ قاری وسامع ان کی مسجد میں نہ آویں تو یہ بھی لوگ ان کی خدمت کرتے ہیں یا نہیں؟ اب ہمارے زمانے کے لوگوں کو اس کسوٹی پر لائیے، قاری وسامع کو اگر کسی مسجد سے کچھ نہ ملا تو آئندہ وہ اس مسجد کا رخ بھی نہیں کریں گے، اور اہل مسجد کا حال یہ ہے کہ جس قاری وسامع نے ان کی مسجد میں کام نہیں کیا وہ خواہ کتنا ہی محتاج ہو ان کو اس کی غریبی پر قطعاً کوئی رحم نہیں آتا، اس سے ثابت ہوا کہ جانبین کی نیت معاوضہ کی ہے، اور للّٰہیت کے دعوئی میں جھوٹے ہیں، لہٰذا اس طرح سننے اور سنانے والے سخت گنہگار اور فاسق ہیں اور ایسے حافظ کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

فرائض وتراویح میں فاسق کی امامت کا حکم

فرائض میں فاسق کی امامت کا حکم یہ ہے کہ اگر صالح امام میسر نہ ہو یا فاسق کو ہٹانے کی قدرت نہ ہو، تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھ لی جاوے، ترک

جماعت جائز نہیں ، مگر تراویح کا حکم یہ ہے کہ کسی حال میں بھی فاسق کی اقتداء میں جائز نہیں ہے، اگر صالح حافظ نہ ملے تو چھوٹی سورتوں میں تراویح پڑھی جاوے۔

بالفرض کسی حافظ کا مقصود معاوضہ نہ ہو تو بھی لین دین کے رواج کی وجہ سے اس کی امید ہوگی ، اور کچھ نہ ملنے پر افسوس ہوگا ، یہ اشراف نفس (دل کا سوال) ہے جو حرام ہے۔

اگر کسی حافظ کو اشراف نفس سے بھی پاک تصور کیا جاوے تو بھی اس لین دین میں عام مروج فعل حرام سے مشابہت اور اس کی تائید ہوتی ہے علاوہ ازیں دینی غیرت کے بھی خلاف ہے اس لیے ہر حال میں اس سے پورے طور سے بچنا واجب ہے فقط۔ (احسن الفتاویٰ ، ج ۳ ، ص: ۵۱۵)

حضرت مفتی محمد آدم صاحب بھیلونی
شیخ الحدیث دار العلوم جامعہ نذیریہ کاکوسی ضلع ، پٹن ، شمالی گجرات
پن: ۳۸۴۲۹۰

ملنے کا پتہ: مدرسہ جامعہ انوار العلوم وانکانیر ضلع: راجکوٹ ۳۶۳۶۲۱

کمپیوٹر سیٹنگ : کلک کمپیوٹر ، منگرول +91 99048 85650

Computer Setting :Click Computer Mangrol Di.Junagadh (Gujarat) ...